تحریک پاکستان میں

مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی

اور ان کے مشاہیر خلفاء کا حصہ

تحریر و تحقیق

پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری الحنفی البغدادی

رئیس کُلیہ معارف اسلامیہ

جامعہ کراچی

تحریک پاکستان میں

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

اور اُن کے مشاہیر خلفاء کا حصہ

تحریر و تحقیق

پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری

(رئیس، کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی)

نام کتاب	......	تحریک پاکستان میں مولانا نعیم الدین مرادآبادی اور اُن کے مشاہیر خلفاء کا حصہ
مصنف	......	پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری (رئیس کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی)
ناشر	......	مکتبہ نوریہ، سیکٹر 5-B/3۔ نارتھ کراچی
کمپوزنگ	.. ...	الناصر میڈیا سروسز...... 0300-2080345
طباعت	......	فروری 2007ء
صفحات	......	265
قیمت	......	Rs 200

ملنے کے پتے

- مکتبہ نوریہ، سیکٹر 5-B/3 نارتھ کراچی
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، کراچی
- مکتبہ غوثیہ ہولسیل، سبزی منڈی، کراچی
- مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی
- علمی کتاب گھر، اردو بازار، کراچی
- مکتبہ فیض القرآن، اُردو بازار، کراچی
- اقبال بک ڈپو، صدر، کراچی
- دارالعلوم نعیمیہ بلاک ۱۵ الف بی ایریا کراچی
- مکتبہ جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور
- مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ، لاہور

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمتہ کا عکس تحریر

محررہ: یکم صفر المظفر ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء

''دبدبۂ سکندری'' کا اداریہ:

اس نازک دور ابتلاء فتن میں جب کہ مسلمانوں کا شیرازہ ملی بکھر گیا ہے اور مسلمانوں میں اختلاف کروٹیں لینے لگا ہے اور مسلمان آپس میں لڑنے لگے ہیں، اسلام اور مسلمانوں پر جو مصیبتیں نازل ہو رہی ہیں ان میں ہولناک اور مضرت رساں مصیبت یہ ہے کہ کچھ مسلمان قسم کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بے دینی اور لامذہبی کے بھیانک سمندر میں ڈبو دیں، ان کے دلوں سے محبت اولیاء کو زائل کر دیں اور ہندوؤں کے آسن پر لاکھر بٹھادیں۔ انھیں عیار اور شاطر مسلمانوں کی چالبازیوں کو دیکھ کر اسلام کے سچے علماء اور فدایان مذہب اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ حضرات علماء اہلسنّت اور مشائخ کرام کو بربادی ملت کا شدید احساس ہو گیا ہے اور ہندوستان کے تمام سنیوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی سعی بلیغ میں مصروف ہو گئے ہیں اور جہان سنیت کو لادینی اور گمراہی کے سیلاب سے بچانے کے لیے ملک کے اکابر علماء اہلسنّت اور مشائخ نے آل انڈیا سنی کانفرنس (الجمعیۃ المرکزیہ العالیہ) کی بنیاد رکھ دی ہے۔ ہم سنیوں کے مستحق ہزاروں ہزار احترام و عظمت حضرت جناب استاذ العلماء صدرالافاضل مولانا مولوی مفتی حکیم الحاج سید شاہ محمد نعیم الدین مرادآبادی اور دیگر حضرات اکابرین کرام بے شمار مبارکبادوں کے مستحق ہیں کہ انھوں نے قوم کی دکھتی ہوئی رگوں کو پہچان لیا ہے۔ مسلمانوں کے اترے ہوئے چہروں کو بھانپ لیا ہے اور ملت اسلامیہ کی کسمپرسی، ذلت، تباہی اور بربادی کا راز معلوم کر لیا ہے۔ ہم مسرت سے دیکھ رہے ہیں کہ تمام ہند میں اس آفتاب عالمتاب کی شعائیں پھیلتی جارہی ہیں۔ ہندوستان کے ہر صوبہ جات، اضلاع، قصبہ جات اور گاؤں گاؤں میں سنی علماء کرام اور مشائخ کے جلسے جلوس منعقد ہونے لگے ہیں، سنی مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق پر مل جل

کر سوچا جانے لگا ہے، نگر نگر سے اخبارات ہمیں بتا رہے ہیں کہ جس سرعت سے اس جمعیت عالم نے مسلمانوں کو اپنے دامن میں لے لیا وہ حقانیت کی بین دلیل ہے[1]۔

۱۳۶۶ھ/۱۹۴۶ء میں صدرالافاضل ہی کی کوشش سے بنارس (بھارت) میں ''آل انڈیا سنی کانفرنس'' کے چار روزہ تاریخی اجلاس ہوئے۔ اس کانفرنس میں پاک و ہند کے ۵ ہزار علماء و مشائخ اور ۶۰ ہزار دوسرے حاضرین شریک تھے۔ ''قرار داد پاکستان'' کی حمایت میں جو تجویز اتفاق رائے سے منظور ہوئی اس کے یہ الفاظ قابل توجہ ہیں:

مطالبہ تحریک پاکستان:

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے، اور اب آل انڈیا سنی کانفرنس کو اپنے اس مطالبے سے کسی طرح بھی دست بردار ہونا منظور نہیں، خود جناح اس کے حامی رہیں یا نہ رہیں، تحریک پاکستان کو کامیاب بنانے کے لیے علماء مشائخ اہلسنّت ہر ممکن اور ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔

مطالبہ پاکستان کی حمایت واشاعت کے لیے صدرالافاضل نے ہندوستان اور پاکستان کے دور دراز علاقوں کا دورہ کیا۔ حتیٰ کہ مرادآباد سے بنگال تک تشریف لے گئے اور وہاں مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونکی، جو آگے چل کر مشرقی پاکستان کی تعمیر و تشکیل میں معین و مددگار ثابت ہوئی۔ (۲)

(۱) تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس ۱۹۲۵ء۔۱۹۴۷ء، مولفہ مولانا جلال الدین احمد قادری

(۲) حیات صدرالافاضل بتصرف تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مولفہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد

سے سمجھدار لوگ ہیں جو اس کام کو خوبی سے کر سکتے ہیں اور ان میں سے خود آپ بھی ہیں اس وقت جو کونسلیں حکمرانی کر رہی ہیں، ان کے ارکان پر نظر ڈالیے، کیسے کیسے بے علم ہیں اور آپ کے علماء میں بھی اللہ کے فضل سے ہر قابلیت کے لوگ موجود ہیں، یہاں تو مدعا ہی اور تھا۔ بہر حال آپ غور کر لیجیے، جو مضمون خط میں لکھا ہے، اگر آپ کی رائے میں مناسب ہو، تو تار کے ذریعہ سے بھیج دیجیے اور آپ کی ملاقات یقیناً فائدہ بخش اور ضروری ہے اور اس کی بہتر تدبیر یہ ہے کہ ۲۔۳۔۴ شعبان ۱۳۶۵ھ کو جامعہ نعیمیہ کے سالانہ جلسے ہیں، اور اس کے ساتھ سنی کانفرنس کے اجلاس بھی ہیں، حضرت محدث صاحب بھی تشریف فرما ہوں گے اور علماء بھی ہوں گے، آپ دونوں بھائی بھی تشریف لائیں تو بہت اچھا موقع گفتگو کا ملے گا۔ سفر خرچ تشریف آوری پر حاضر کیا جائے گا۔ والسلام۔

سیّد محمد نعیم الدین عفی عنہ

بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا انعقاد:

۱۹۴۶ میں ۲۷۔۲۹۔۳۰ اپریل کو بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے چار (۴) روزہ اجلاس منعقد ہوئے، جس میں غیر منقسم ملک کے تقریباً پانچ ہزار علماء و مسائخ نے شرکت فرمائی، اور عام اجلاس میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ حاضرین کا اجتماع ہوتا تھا۔ ملک کا کوئی گوشہ ایسا نہ تھا جہاں کے علماء مشائخ سمٹ کر وہاں نہ آ گئے ہوں۔ ان اجلاس میں مسلمانوں کو پاکستان کے قیام کے مقصد و غایت سے روشناس کرایا گیا۔ بنارس کا خطبہ استقبالیہ جو حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عظیم شاہکار ہے، جسے راقم الحروف نے ادارہ نعیمیہ رضویہ لاہور کے زیر اہتمام دوبارہ یہاں

شائع کرایا ہے، پڑھا گیا۔ پانچ ہزار علماء و مشائخ مندوبین کے اجتماع میں منظور شدہ قراردادوں کو اجتماع عام میں سنا جاتا رہا۔ تمام اہلِ بصیرت کا اس پر اتفاق ہے کہ علماء و مشائخ کا اتنا عظیم اجتماع، پاک و ہند میں کبھی چشمِ فلک نے نہیں دیکھا ہے۔

حضرت قدس سرہ نے اس اجلاس میں شرکت کے لیے لندن سے آیا ہوا اور وزارتی مشن کرپس وغیرہ کو بھی مدعو کیا تھا، لیکن عین اخیر وقت میں ملک میں گوناگوں مصروفیت کے باعث عدم شرکت کی معذوری کا تار بھیج دیا۔

اس عظیم الشان فقید المثال اجلاس میں حسبِ ذیل قرردادیں باتفاق منظور کی گئیں۔

☆ قرارداد برائے تحریک پاکستان:

۱) آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماء مشائخ اہل سنت، اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔

۲) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ اسلامی حکومت کے لیے مکمل لائحہ عمل مرتب کرنے کے لیے حسبِ ذیل علماء کرام و فقہاء عظام پر مشتمل کی ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے:

۱۔ حضرت مولانا شاہ سیّد ابوالمحامد سیّد محمود صاحب محدث اعظم ہند کچھوچھوی

۲۔ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین مرادآبادی

جس کے صلہ میں ''شمس العلماء''، خان بہادر وغیرہ کے خطابات وصول کیے، جاگیریں لیں اور وہی سب ہندوؤں کے ٹکڑوں پر بک کر مسلمانوں کی پشت پر چھرا مارنے کا کام سرانجام دے رہے ہیں، علماء اہلسنّت نے ان کا پردہ فاش کیا لیکن ان سب ہنگامہ رست وخیز میں مسلم لیگ نے جہاں ملک کی تقسیم کا فرض بخوبی سرانجام دیا وہاں چند فاش غلطیاں بھی کیں جس کی بنا پر بقول مولانا حسرت موہانی ''لنگڑا پاکستان'' بنا۔[1]

مسلم لیگ کی سیاسی غلطیوں سے پاکستان کا نقصان:

مسلم لیگ کی سیاسی غلطیوں سے پاکستان کو نقصان ہوا اور مسئلہ کشمیر جنم لیا۔

حضرت صدرالافاضل فرماتے ہیں کہ ان اغلاط میں سے مندرجہ ذیل معروف ہیں:

۱) پہلی غلطی یہ کہ دو صوبوں کے بعد المشرقین کے اتصال کیلئے بری (خشکی) راستہ اپنے نصب العین میں شامل نہیں کیا گیا۔ جب حضرت قدس سرہ اور سنی کانفرنس کی طرف سے شدت کے ساتھ مطالبہ کیا گیا تو تو آخر وقت میں مسٹر جناح نے مطالبہ میں شامل کیا مگر وہ بعد از وقت تھا۔

۲) دوسری غلطی یہ کہ مسلم اکثریت کے دو عظیم صوبوں کی اندرونی تقسیم گوارا کرلی گئی، جس کی بنا پر ۱۹۴۷ء کے ہوش رُبا قیامت خیز خونریزی عصمت دری اور بے پناہ تبادلہ آبادی کی نوبت آئی جس سے پاکستان غایت درجہ کمزور ہوگیا، اور اسی کی بدولت کشمیر کا مسئلہ پیش آیا۔

۳) تیسری سب سے بڑی اور اہم غلطی یہ کہ آنکھ بند کرکے ''ریڈ کلف'' پر اعتماد

(۱) یہی بات دوسرے علماء برصغیر بھی بیان کرتے ہیں۔ (نوری)

کیا گیا اور یہ نہ سوچا گیا کہ تاریخ میں کبھی انگریز، مسمانوں کا خیرخواہ نہیں رہا تو اب کیسے رہے گا؟ وہ اصول وانصاف کو مدنظر رکھ کر خط مستقیم کیسے کھینچ سکے گا؟ اور اس میں کوئی چور دروازہ نہیں چھوڑے گا، جس سے کبھی مسلمان چین سے نہ بیٹھ سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کپورتھلہ جیسی مسلم اکثریت کی ریاست ہی نہیں بلکہ مالیرکوٹلہ وغیرہ بھی انڈیا کو دے دیا۔ پھر لطف یہ کہ ہندونوازی میں بعض تحصیلوں میں سے ان دیہاتوں کو بھی جن میں غیر مسلم تھے کاٹ کر انڈیا سے ملا دیا۔ حیدرآباد جوناگڑھ، مانادو وغیرہ کے ساتھ جو بے انصافی کرکے ہندوؤں کے سپرد کیا، وہ سراسر انصاف کا خون ہے۔ اسی نے کشمیر کو ہم سے دور کیا، حالانکہ عقلی ونقلی دلائل کی روشنی میں کشمیر بہرحال ہمارا ہے۔

۴) چوتھی غلطی یہ کہ مسلم لیگ نے قائداعظم کو مملکت کا گورنر بنایا حالانکہ بہتر یہ تھا کہ قائداعظم کو کسی قانونی شکنجہ میں پھانسنے کی بجائے انہیں صرف ملت کا معتمد علیہ اور ان کو لیڈر کی حیثیت سے رکھا جاتا، چنانچہ اس کا نتیجہ ہے کہ لیڈرشپ حکومت کی باندی وغلام بن کر رہ گئی اور ملک کے عوام اور حکومت میں کافی کشیدگی اور بعد المشرقین ہوگئی۔ عوام بہت جلد ایسی حکومت سے بیزار ہوگئے جو لیڈری سے سربراہی پر پہنچے۔ یہ وہ حقائق ہیں جن سے تاریخ کبھی بھلا نہیں سکتی[1]۔ اور آج تک پاکستانی عوام مذکورہ بالا اغلاط کے بُرے اثرات سے محفوظ نہ رہ سکے یہ ہے وہ دور اندیشانہ سیاست جو اس وقت کے بڑے بڑے زعماء مسلمین نہ سمجھ سکے۔ اور ان کی غلطیوں سے آج تک پاکستان قوم بحیثیت قوم سرنگوں نہ ہوسکی۔ یہ ہے علماء کی دوراندیشی پھر بھی بعض نادان یہ کہتے پھرتے ہیں کہ علماء کو سیاست نہیں آتی۔ (نوری)

(۱) حیات صدرالافاضل۔ ص ۱۹۳

قیامِ پاکستان کے بعد صدرالافاضل کا ورودِ پاکستان

۱۹۴۸ء میں حضرت صدر الافاضل بہ معیت حضرت محدث اعظم ہند ابو المحامد سیّد محمد الجیلانی الاشرفی کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس، حضرت تاج العلماء مولانا مفتی محمد عمر نعیمی، نائب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس، اور مولانا غلام معین الدین نعیمی منصرم آل انڈیا سنی کانفرنس، قیامِ پاکستان کے بعد کانفرنس کی قرارداد کے بموجب دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز مارچ کے مہینے لاہور مغربی پاکستان تشریف لائے، یہاں اسلامی دستورِ پاکستان کے سلسلہ میں مقامی علماء وزعماء سے اسی سلسلہ میں گفتگوئیں ہوئی اور مرکزی وزراء سے مقامی علماء نے اسلامی دستور کے سلسلہ میں متعدد ملاقاتیں کیں۔ بالآخر یہ طے پایا کہ پاکستان کیلئے ''اسلامی دستور'' کا خاکہ اسلامی اصول اور ضوابط کے تحت حضرت صدر الافاضل قدس سرہ مرتب فرمائیں گے اور پاکستان میں موجود علماء پاکستان کی قومی اسمبلی سے یہ آئین منظور کرائیں گے۔

چنانچہ حضرت صدر الافاضل نے اس کا وعدہ فرمایا کہ میں مرادآباد واپس جاکر پاکستان کے لیے ''اسلامی دستور'' مرتب کرکے بھیج دوں گا مگر مشیت ایزدی کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ حضرت صدر الافاضل دراصل اپنے قیامِ کراچی کے دوران قیام میں ہی سخت علیل ہوگئے تھے اور اپنا قیام مختصر کرکے لاہور واپس تشریف لائے تھے۔ تقریباً ایک ہفتہ مدرسہ حزب الاحناف دہلی دروازہ لاہور میں صاحبِ فراش رہے جب حالت زیادہ خراب ہوگئی اور رُو بہ اصلاح کی صورت نظر نہ آئی تو آپ نے فوری طور پر مرادآباد واپسی کا ارادہ فرمایا۔ اتفاق سے ایک اسپیشل ہوائی جہاز دہلی جارہا تھا۔

اس میں نشستیں ریزرو کرائی گئیں۔ حضرت قدس سرہ کی حالت دیکھ کر تمام لوگ چشم پرنم تھے اور ہر ایک یہ خیال کررہا تھا کہ اب یہ نورانی صورت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہم سے رخصت ہورہی ہے۔

غرض یہ کہ حضرت صدر الافاضل قدس سرہ نے مرادآباد پہنچنے کے بعد علالت کے باوجود پاکستان کے علماء وزعماء سے کیے گئے ''اسلامی دستور'' کی تدوین و ترتیب کے وعدے کے ایفاء کا عزمِ صمیم فرمایا۔ مختلف ممالک اسلامیہ اور ترکی خلافتِ عثمانیہ کے دساتیر وقوانین کی کتابیں جمع فرمائیں، اور پاکستان کے لیے ''اسلامی دستور'' کے خاکہ کے لیے ذیل کے چند دفعات رقم فرمائے جو کہ حضرت صدر الافاضل قدس سرہ کے اپنے دستِ مبارک کے تحریر کردہ ہیں اور اصل تحریر دفتر السواد الاعظم لاہور میں محفوظ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ

وعلی آلہ وصحبہ ومن اتبعہ ووالاہ.

تعریف، اغراض ومقاصد:

آل انڈیا سنی کانفرنس کی تصریحات کے مطابق پاکستان سے وہ آزاد اسلامی حکومت مراد ہے، جو ہندوستان کے اندر شریعت طاہرہ کے مطابق فقہی اصول پر قائم کی جائے:

۱۔ اس حکومت کا فرمانروا ایک سنی امیر ہوگا۔

۲۔ اس امیر کو مسلمانانِ اہلِ سُنّت کی اکثریت منتخب کرے گی۔

۳۔ وہ امیر دیندار اور مدبر اہل اسلام کی ایک جماعت کا شوریٰ کے لئے منتخب کرے گا۔

۴۔ جماعتِ شوریٰ، امیر کی ماتحت ہوگی۔

۵۔ جماعتِ شوریٰ کی تجاویز امیر کی منظوری کے بعد مکمل سمجھی جائیں گی۔

۶۔ امیر، جماعت شوری کے مشورہ سے ایک وزیرِ اعظم کا انتخاب کرے گا۔

۷۔ یہ وزیر جملہ امور داخلہ وخارجہ کے نظم ونگرانی کا کفیل ہوگا۔

۸۔ وزیرِ اعظم محکمہ جات سلطنت کے لیے جُدا جُدا وزیر نامزد کر کے امیر سے منظوری حاصل کرے گا۔

۹۔ امیر کی منظوری کے بعد یہ وزراء اپنے اپنے محکمہ کا کام ہاتھ میں لیں گے اور حسبِ ضرورت عہدہ دار اور محکمے مقرر کریں گے۔

۱۰۔ محصولات، شرع کے مطابق فقہ کی رہنمائی سے مقرر کیے جائیں گے۔

۱۱۔ غیر مسلم رعایا کو معاہد بنایا جائے گا اور انہیں امان دی جائے گی۔ اوران کے جان ومال کی حفاظت حکومت کے ذمہ ہوگی۔

حضرت صدر الافاضل قدس سرہ پاکستان کے لیے ''اسلامی دستور'' کے سلسلہ میں مذکورہ گیارہ دفعات ہی لکھنے پائے تھے کہ علالت نے غلبہ کیا، یہاں تک کہ ۲۳/اکتوبر ۱۹۴۸ء میں اس جہانِ فانی سے عالم بقا کی جانب رحلت فرماگئے اور یہ دستوری خاکہ مرتب نہ فرما سکے۔

۲۴ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو مولانا شاہ محمد عبدالعلیم الصدیقی میرٹھی (المدفون مدینہ۔منورہ) خلیفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی قیام گاہ صدر کراچی میں پاکستان

کے علماء ومشائخ بالخصوص علامہ شاہ محمد عبدالحامد بدایونی مولانا شاہ مفتی محمد صاحب داد خان صاحب مدرس مدرسہ سندھ کراچی، مولانا، شاہ محمد عبدالرحمٰن صاحب پیر بھور چنڈی شریف سندھ پیر غلام مجدد آغا نقشبندی سندھ، پیر صاحب مانکی شریف سرحد، حضرت خواجہ غلام قمر الدین سیالوی علیھم الرحمٰن کی بعثت میں ایک وفد حضرت قائد اعظم محمد علی جناح سے کراچی میں ملا اور حضرت صدر الافاضل اور حضرت محدث اعظم ہند علیھا الرحمہ کے مرتبہ مسودہ قانون کو پیش نظر رکھتے ہوئے مزید آراء کو شامل کیا گیا۔ اور بانی پاکستان محمد علی جناح کی خدمت میں پیش کیا گیا قائد اعظم نے بڑی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے آپ اور علماء اہلسنّت ومشائخ کو یقین دلایا کہ یہ مسودہ قانون آئندہ منعقدہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا اور منظوری لے کر اس کو نافذ کرایا جائے گا، لیکن افسوس کہ حضرت قائد اعظم بھی اسمبلی کے اجلاس سے پہلے ہی رحلت فرما گئے۔ اور اپنا وعدہ ایفاء نہ کر سکے[1] اور آج ۵۷ سال ہوگئے آج تک پاکستان اسلامی آئین سے محروم ہو کر بھی زندہ ہے۔[2] اور علماء اہلسنّت ومشائخ بھی اپنی

---

(۱) خصوصی مجلہ عظیم مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ محمد عبدالعلیم الصدیقی المیرٹھی المدنی (المتوفی ۲۴/اگست ۱۹۵۶ء مطابق ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ) نمبر ص ۱۵۶، ۱۳ ستمبر ۲۰۰۴ء

(۲) الحمدللہ ۱۹۷۳ء میں پاکستان کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے عہد میں تدوین آئین پاکستان ترتیب دیا گیا۔ پاکستان کی مشہور سیاسی جماعتوں کے سربراہوں نے اس میں حصہ لیا، اس آئینی مجلس میں بطور ماہرین کے اہلسنّت و جماعت کے ممتاز علماء کرام جن میں حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدر جمعیۃ علماء پاکستان، علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، علامہ محمد علی رضوی الوری، علامہ ڈاکٹر جھنگ وغیرھم نے نمایاں حصہ لیا، اور پہلی دفعہ پاکستان آئین میں قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا، پاکستان کو ایک اسلامی جمہوری ملک کا نام دلوایا اور بہت سارے دفعات شامل کرائے جس سے قوم کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ (نوری)